کیا امام بخاری کو ابو حنیفہ سے مذہبی منافرت تھی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام ابو حنیفہ کے پاگلانہ جنون اور حد سے زیادہ غلو و عشق نے مقلدین کو اتنا مجنون بنا دیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں ان کے امام پر جرح تو کیا اس کا تصور بھی حرام اور غیر ممکن سی چیز ہے۔ امام ابو حنیفہ پر بے پناہ جروح ہونے کے باوجود یہ لوگ سچ کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔ بلکہ الٹا ہر جرح کی الٹی سیدھی تاویلات گھڑنے میں مصروف ہو جاتے ہیں، اور اگر کوئی تاویل نہیں ملتی تو ہر اس شخص کو عداوت، نفرت، اور بغض کا طعنہ دے دیں گے جس نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہو پھر چاہے وہ کتنا ہی بڑا محدث یا امام ہی کیوں نہ ہو یا چاہے وہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے ابو حنیفہ کے دفاع کی ناکام کوشش میں یہ لوگ نا جانے کتنے محدثین کی اب تک کھلے عام توہین کر چکے ہیں اور اپنی طرف سے ہی ان پر کتنے الزامات کی بھرمار کر چکے ہیں۔ انہی میں سے ایک ہیں امیر المحدثین امام الجرح والتعدیل محمد بن اسماعیل البخاری۔ ابو حنیفہ کے دفاع کی فضول کوشش میں یہ لوگ اس عظیم محدث پر طعنہ بازی سے بھی باز نہیں آئے۔

چنانچہ کسی پیر سید مشتاق علی شاہ نامی شخص نے امام بخاری کی جرح کے جواب میں ایک مضمون لکھا اور اس میں لکھتے ہیں: " برتقدیر ثبوت اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کو امام ابو حنیفہ سے سخت منافرت مذہبی تھی جیسا کہ امام بخاری کی تصنیفات سے ظاہر ہے لہذا یہ جرح بوجہ منافرت مذہبی کے قابل وثوق نہیں ہو سکتی"۔ (دیکھیں لنک)

شاہ صاحب کے مکمل مضمون کا جواب تو ہم پھر کسی دن دیں گے لیکن فی الحال اس مضمون میں ہم ان کی صرف اِس عبارت کا جائزہ لیں گے ان شاء اللہ العزیز۔

کیا امام بخاری کو امام ابو حنیفہ سے مذہبی منافرت تھی؟

کسی عام محدث پر بھی بلا دلیل اتنا بڑا الزام لگانا ایک نہایت ہی قبیح اور گِری ہوئی حرکت ہے اور یہ تو پھر امیر المحدثین اور امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری ہیں!! بغیر کسی ثبوت کے امام بخاری پر اتنا بڑا الزام لگانے سے پہلے شاہ صاحب کو ہزار بار سوچنا چاہیے تھا۔ ویسے بھی اپنے آپ کو خود مقلد قرار دینے والے کے پاس کب سے اتنا علم آ گیا کہ وہ ایک مجتہد مطلق کا اپنے بلبوطے پر خود فیصلہ کرے؟ یا پھر کیا ایسا ہے کہ ہر شخص پر ضروری ہے کہ وہ مقلدین کو تمام تر محدثین کے مقابلے میں سپریم جج مانیں؟ اور شاید اسی لیے شاہ صاحب نے کوئی دلیل بیان کرنے کی زحمت ہی نہیں کی!

اگر نہیں، اور ہرگز نہیں، تو پھر یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی شخص پر منافرت کا الزام لگانے کا میعار آخر کیا ہے؟

جرح و تعدیل میں امام بخاری کے اعتدال کا ثبوت

اس میں کوئی شک نہیں کہ میعار ہمیشہ محدثین کرام ہی ہیں۔ اور امام بخاری کے جرح و تعدیل میں غیر جانبدار اور معتدل ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ ویسے بھی جرح و تعدیل ایک ایسا فن ہے جس کے لیے بہت تقوی، اعتدال، اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مکمل دین اسی فن پر منحصر ہے۔ اور محدثین وہ بہترین لوگ تھے جنھوں نے اپنے فیصلوں اور روایتِ حدیث کو خلوص اور اعتدال کی بنیاد پر رکھنے کی جی طور کوششیں کیں، اور یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے غلطیوں اور خطاؤں سے بچنے کے لئے سب سے زیادہ جدوجہد کی یہاں تک کہ اس کوشش میں انہوں نے اپنے اعتدال کی بہترین مثالیں ہمارے سامنے رکھیں۔ حتیٰ کہ اگر کسی راوی کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ وہ سچا اور ایماندار شخص ہے تو وہ اپنے سے الگ مذہب رکھنے والے راویوں کی بھی روایات قبول کرنے میں گریز نہیں کرتے تھے۔ کسی راوی کے مبتدی ہونے نے بھی محدثین کو اس کے متعلق اعتدال کی بنیاد پر فیصلہ کرنے سے نہیں روکا کیونکہ انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے یہ الفاظ اچھی طرح یاد تھے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا

اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ" ترجمہ: "اے ایمان والوں! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے" (المائدۃ: 8)

جس طرح انہیں لوگوں کی عزت ناحق طور پر پامال کرنے کی سنجیدگی کا اندازہ تھا، اسی طرح انہیں کسی راوی کے متعلق غلط بات کہنے کی سنجیدگی کا بھی بخوبی علم تھا کیونکہ ایسا کرنے سے نبی اکرم ﷺ کی حدیث کو قبول یا رد کرنے کا مسئلہ اثر انداز ہو سکتا ہے۔

حتی کہ امام بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ "بے شک یہ علم دین ہے، سو دھیان کرو کہ تم کس سے اپنا دین اخذ کرتے ہو۔" (رواہ مسلم فی مقدمۃ صحیحہ)

اور امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَعْرَاضُ الْمُسْلِمِينَ حُفْرَةٌ مِنَ النَّارِ، وَقَفَ عَلَى شَفِيرِهَا طَائِفَتَانِ مِنَ النَّاسِ: الْمُحَدِّثُونَ وَالْحُكَّامُ "مسلمان کی عزت جہنم کے گھڑوں میں سے ایک ہے جس کے کونے پر لوگوں کے دو گروہ کھڑے ہیں: محدثین اور حکام" (تدریب الراوی: 2/892)

ایسی عظیم تدین اور ورع میں کوئی شک نہیں کہ اس کا انصاف اور رواۃ کے متعلق صحیح فیصلے کی طلب پر بہت بڑا اثر ہوتا گا۔ اور اہل علم بھی ہر اس شخص پر جو نقد رواۃ میں مشتغل ہو، اسی شرط کو لازم ٹھہراتے ہیں۔

الموقظہ (82) میں امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الكلام في الرواة يحتاج إلي ورع تام ، وبراءة من الهوى والميل ، وخبرة كاملة بالحديث وعلله ورجاله "رواۃ پر کلام کے لیے بہت پرہیز گاری کی ضرورت ہوتی ہے، اور نفسانی خواہشات اور جانبداری سے براءت کے علاوہ حدیث، علل، اور رجال پر بھی مکمل مہارت کی ضرورت ہوتی ہے"

چنانچہ کسی بھی معتدل محدث کی طرف کسی بھی الزام یا منافرت کو منسوب کرنا بہت مضبوط اور ٹھوس دلیل کا مطالبہ کرتا ہے جبکہ یہاں حال یہ ہے کہ جناب نے ایک بھی دلیل پیش نہیں کی کیونکہ بلاشک ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے ہی نہیں تو دیں کہاں سے بلکہ ان کی بیان کردہ یہ عبارت تو صرف ان کے امام کے لیے ان کے اپنے جذبات کا عکس پیش کرتی ہے۔

1- امام بخاری کے اعتدال پر امام ذہبی کی شہادت:

شاہ صاحب کے غلط الزام کے برعکس، یہ بات مسلّم ہے کہ امام ذہبی نے اپنے "ذكر من يعمد قوله في الجرح والتعديل" نامی رسالے میں ناقدین کے تین درجات بیان کیے ہیں:

1- پہلا طبقہ ان ناقدین کا ہے جو جرح میں متشدد اور تعدیل میں نہایت معتبر ہیں۔

2- دوسرا طبقہ ان ناقدین کا ہے جو متساہل ہیں جیسے ترمذی، اور حاکم وغیرہ۔

3- اور تیسرا طبقہ ان ناقدین کا ہے جو معتدل اور منصف ہیں۔

اور امام بخاری کو حافظ ذہبی نے تیسرے درجے کے ناقدین میں سے شمار کیا ہے یعنی وہ جو جرح و تعدیل میں معتبر اور معتدل ہیں، چنانچہ امام ذہبی فرماتے ہیں:

وقسم كالبخاري واحمد بن حنبل وأبي زرعة وابن عدي معتدلون ومنصفون "اور (تیسری) قسم کے ناقدین جیسے بخاری، احمد بن حنبل، ابو زرعہ، اور ابن عدی: معتدل اور منصف ہیں۔" (دیکھئے: ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل للذہبی: ص 172)

مقلدین کے وہم اور جھوٹ کے برعکس، یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ امام ذہبی کے نزدیک امام بخاری دراصل اعلی درجے کے معتدل اور غیر جانبدار ائمہ جرح و تعدیل میں سے ہیں۔

2- امام بخاری کے اعتدال پر دیوبندی شہادت:

نا صرف امام ذہبی بلکہ ان کے اپنے دیوبندی علماء بھی جرح و تعدیل میں امام بخاری کے اعتدال اور اونچے رتبے کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی الحنفی فنِ جرح و تعدیل کے متعلق فرماتے ہیں:

"امام بخاری اس مسئلے میں بھی جماعت محدثین کے سرخیل ہیں" (فضل الباری: 1/ 54)

3- امام بخاری کی اپنے حریف سے روایت- ان کے اعتدال کی بہترین مثال:

اس کے علاوہ، امام بخاری کی کتب اور رواۃ پر نقد کے مطالعے سے بھی کسی قسم کی جانبداری یا تعصب نظر نہیں آتا۔ بلکہ اعتدال کی بہترین مثالیں قائم کرنے والے محدثین میں سے ایک امام بخاری بھی ہیں۔

یہ بات معلوم ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں بے شمار حدیثیں اپنے شیخ "**محمد بن يحيى الذهلي**" سے روایت کی ہیں اس کے باوجود کہ ان کے آپس میں تعلقات اچھے نہیں تھے اور امام بخاری کو ان کی وجہ سے بہت بڑی اذیت سے گزرنا پڑا تھا۔ لیکن اپنے اور الذہلی کے درمیان غلط فہمی کی وجہ سے امام بخاری کو جو اذیت سے گزرنا پڑا اس کے باوجود ان کے درمیان اس دشمنی نے امام بخاری کو اپنے شیخ سے روایت قبول کرنے سے بالکل نہیں روکا۔ یہ امام بخاری کے اعتدال کی بہترین مثال اور دلیل ہے، اور پھر بھی مقلدین حضرات امام بخاری جیسے محدث کو جانبدار اور غیر معتدل کہنے کی جرات رکھتے ہیں۔

4- امام بخاری کی مخالف مذہب کے راوی سے روایت:

یہ بات مسلّم ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں بے شمار حدیثیں مخالف مذہب کے راویوں سے روایت کیں ہیں جن میں مرجئۃ، قدریہ، شیعہ، خارجیہ، اور جہمیہ وغیرہ سب شامل ہیں۔

اس حقیقت، کے راوی بدعت کا پیروکار ہے، نے بھی امام بخاری کو اسے اعتدال کی بنیاد پر پرکھنے سے منع نہیں کیا۔ حدیث میں راوی کی ثقاہت نے امام بخاری کو اس کی روایت کو صرف اس کے عقیدے اور

بدعت کی بنیاد پر رد کرنے پر امادہ نہیں کیا۔ یہ بھی امام بخاری کے اعتدال اور غیر جانبداری کی ایک عظیم دلیل ہے۔

5- امام بخاری کی حنفی راویوں سے روایت اور حنفی راویوں کی امام بخاری سے روایت:

شاہ صاحب نے اوپر امام بخاری کے حکم کو صرف اس لیے رد کر دیا کہ ان کو لگتا ہے کہ امام بخاری حنفیوں کی طرف غیر جانبدار ہیں یا ان کے لیے منافرت رکھتے ہیں۔ اگر امام بخاری واقعی حنفیوں کی طرف غیر جانبدار تھے تو کیا شاہ صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ امام بخاری نے کئی نام نہاد حنفی راویوں سے اپنی صحیح میں روایات لیں اور انہیں ثقہ کہا ہے؟

جی ہاں! امام بخاری نے حنفی راویوں سے بھی روایات لی ہیں۔ لیکن یہ حنفی، حنفیوں کے خود کے قرار دیے ہوئے حنفی ہیں۔ دیوبندیوں کے اکابر اور انور شاہ کاشمیری کے تلمیذ احمد رضا بجنوری الدیوبندی اپنی کتاب انوار الباری میں فرماتے ہیں کہ "مکی بن ابراہیم" حنفی تھے۔ یہی نہیں بلکہ انہیں امام ابو حنیفہ کی فرضی چہل رکنی کمیٹی کا رکن بھی قرار دیا ہے۔ اب اتنے بڑے "حنفی" ہوتے ہوئے بھی امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی احادیث خاص کر اپنی ثلاثیات ان سے روایت کیں ہیں اور ان کی توثیق کی ہے۔

مزید یہ کہ اس چہل رکنی کمیٹی میں درج ذیل ممبران بھی شامل ہیں جو حنفیوں کے مطابق "حنفی" تھے:

- عبد اللہ بن المبارک۔
- عبد الحمید بن عبد الرحمن الحمانی
- علی بن مسہر۔
- الفضل بن موسی السنانی۔
- فضیل بن عیاض۔
- مالک بن مغول۔
- حفص بن غیاث۔
- زہیر بن معاویہ۔
- قاضی شریک۔
- شعیب بن اسحاق القرشی۔
- الضحاک بن مخلد۔
- عبد اللہ بن ادریس الکوفی۔

- یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ
- اور، یحیی بن سعید القطان۔
- وکیع بن الجراح۔
- ھشام بن یوسف۔
- ھشیم بن بشیر۔

یہ تمام لوگ امام ابو حنیفہ کی فرضی فتوی کمیٹی کے چالیس ارکان میں سے سترہ ممبران ہیں جنہیں خود حنفیوں نے حنفی قرار دیا ہے۔ لیکن ان سب کی حنفیت کے باوجود ان سب سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت لیا ہے اور ان کی توثیق کی ہے۔

اسی طرح مجنون ابی حنیفہ، محمد زاہد الکوثری الجهمي الحنفی نے امام بخاری سے مکمل صحیح بخاری روایت کرنے والے دو راویوں کو حنفی قرار دیا ہے۔ (دیکھیں، التعلیق علی شروط الائمہ الستہ: ص ۸۱)

لہٰذا امام بخاری کی طرف حنفی مذہب کی منافرت منسوب کرنا اور اسی منافرت کو ان کی جرح و تعدیل میں غیر جانبداری کا سبب بتانا، نہ صرف ایک پلید جھوٹ ہے بلکہ حنفی اکابرین کے خود ساختہ اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

6- جرح وتعدیل میں امام بخاری کی شدید احتیاط:

جرح و تعدیل میں جو احتیاط امام بخاری نے اپنائی ہے اس کی مثال ملنا بھی بہت مشکل ہے اور اسی سے امام بخاری کی حد درجہ دیانت داری، راست بازی، اور دین داری کا بھی پتہ چلتا ہے۔

امام بخاری کے جرح کرنے کا انداز بھی ایسا ہوتا تھا کہ کوئی بندہ اس مجروح راوی پر الزام تراشی یا اس کے کردار پر حملہ نہ کر پاتا تھا۔ چنانچہ امام بخاری ہمیشہ اپنی جرح کو نرم سے نرم الفاظ میں بیان کرتے تھے، مثلا ان کی جرح کے الفاظ زیادہ تر کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں: "ترکوہ" "انکرہ الناس" "متروک" "ساقط" "فیہ نظر" یا "سکتوعنہ" وغیرہ۔ ایسی مثال ملنا بہت مشکل ہو گی جس میں امام بخاری نے کسی راوی کو "وضاع" یا "کذاب" وغیرہ کہہ کر جرح کی ہو۔ امام بخاری کی سب سے شدید ترین جرح بھی صرف "منکر الحدیث" کہنا ہے جس کا مطلب ہے کہ اس راوی سے روایت لینا جائز نہیں۔

امام بخاری نے کبھی کسی کو اپنے ذاتی اختلافات کی وجہ سے مجروح نہیں کیا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ راویوں پر نقد کرنے میں ان کا اکلوتا مقصد صرف نبی اکرم ﷺ کی احادیث کی حفاظت کرنا تھا نہ کہ اپنی ذاتی دشمنیاں نکالنا۔ انہیں اس بات کا بخوبی علم تھا کہ اگر وہ کسی راوی کو اپنے ذاتی اختلاف کے باعث مجروح کریں گے تو اس میں نقصان صرف نبی کریم ﷺ کی احادیث کا ہی ہو گا۔ اسی لیے روایت کیا جاتا ہے کہ امام بخاری نے فرمایا:

أَنِّي لأرجو أَن ألقِي الله وَلَا يحاسبني أَنِّي اغتبت أحدا

"مجھے امید ہے کہ میں اللہ کو اس حالت میں ملوں گا کہ وہ مجھے کسی کی بھی غیبت کرنے پر میری پکڑ نہیں کرے گا۔" (تاریخ بغداد: ۲/۳۲۲، و طبقات الحنابلہ: ۱/۲۷۶، و تہذیب الاسماء واللغات: ۱/۶۸، و تہذیب الکمال: ۲۴/۴۴۶، و تاریخ الاسلام للذہبی: ص ۲۵۹، و طبقات الشافعیہ للسبکی: ۲/۲۲۳، و مقدمہ فتح الباری: ۱/۴۸۰، و تغلیق التعلیق: ۵/۳۹۸)

لہٰذا اگر امام بخاری کی ابو حنیفہ پر جرح منافرت کی وجہ سے تھی تو اس کا مطلب ہے کہ امام بخاری نے ابو حنیفہ کی طرف ایک ایسا الزام منسوب کیا جس کے وہ حقدار نہیں تھے۔ جبکہ اپنے درج بالا قول میں امام بخاری نے اپنے اوپر سے نہ صرف الزام تراشی بلکہ غیبت تک کے الزام کا خود انکار کیا ہے۔

نوٹ: غیبت اس بُری چیز کو کہتے ہیں جو بندے میں پہلے سے ہو اور اس کا چرچا کیا جائے۔

چنانچہ، امام بخاری نے خود ان پر لگائے گئے مقلدین کے گھٹیا الزام کا رد کیا ہے۔

7- اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ امام بخاری کو حنفی مذہب سے منافرت تھی:

محض یہ بات کہ مقلدین کے پاس ان کے اس جھوٹے الزام کی کوئی دلیل نہیں ہے، ان کے اس جھوٹ کی عمارت کو منہدم کرنے کے لیے اکیلی ہی کافی ہے۔ جبکہ ہم نے تو اوپر سے مزید چھ اور دلائل ان کے اس جھوٹ کے خلاف پیش کر دیے ہیں۔ کیا اب بھی کوئی شک باقی رہ جاتا ہے کہ مقلدین کا یہ دعوی محض ایک گھٹیا جھوٹ اور اپنے امام کو بچانے کی ایک ناکام کوشش ہے؟

اگر کوئی کہے کہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں جگہ جگہ پر امام ابو حنیفہ کو بعض الناس کہہ کر رد کیا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کو خود ایسا سوچنا ہے کہ بعض الناس سے ابو حنیفہ ہی مراد ہیں تو خوب سوچئے سوچنے میں کوئی پابندی نہیں، اور اپنے امام کو خود ہی بدنام کیجئے۔ لیکن جہاں تک سچائی کا تعلق ہے تو اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ امام بخاری "بعض الناس" سے صرف ابو حنیفہ ہی مراد لیتے ہیں۔ اور نہ ہی امام بخاری نے کبھی صراحت کی ہے کہ بعض الناس سے میری مراد ابو حنیفہ ہے! اور تو اور اگر بعض الناس سے امام بخاری نے ابو حنیفہ کو مراد لیا بھی ہو تو بھی اس لفظ کو جرح یا کوئی نچلے درجے کے الفاظ سمجھنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ جبکہ کچھ مقامات پر امام بخاری نے تو صحابہ کرام کو بھی "بعض الناس" کہہ کر یاد کیا ہے، مثلا اپنی صحیح کی کتاب المغازی میں آپ فرماتے ہیں:

حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ، فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ... (ح ٤٢٠٣)

" قال بعض الناس" محض ایک جملہ ہے جس سے بعض لوگوں کے مختلف اقوال یا مذاہب کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اسے کم رتبے والے الفاظ یا کوئی گالی وغیرہ سمجھنا عجیب ہے۔ اگر بالفرض امام بخاری نے "بعض الناس" کہہ کر ابو حنیفہ کا رد کیا بھی ہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ انہوں نے اپنی ذاتی دشمنی یا منافرت کی وجہ سے کیا ہے؟ قربان جاؤں ایسی سوچ پے!

8- بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے تو۔۔۔

باوجودیکہ اس جھوٹ کے ثابت ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے پھر بھی، اگر ہم بالفرض یہ تسلیم کر لیں کہ امام بخاری کو حنفی مذہب یا امام ابو حنیفہ سے منافرت تھی، تب بھی امام بخاری کی ابو حنیفہ پر جرح صحیح اور جائز ہے۔

جرح و تعدیل میں متشدد یا متعنت لوگوں کے لیے ایک خاص اصول ہے، جسے امام ذہبی ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

فهذا اذا وثق شخصا فعض على قوله بناجذيك وتمسك بتوثيقه وإذا ضعف رجلا فانظر هل وافقه غيره على تضعيفه إن وافقه ولم يوثق ذلك أحد من الحذاق فهو ضعيف وإن وثقه أحد فهذا الذي قالوا فيه لا يقبل تجرحه إلا مفسرا يعني لا يكفي أن يقول فيه ابن معين مثلا هو ضعيف ولم يوضح سبب ضعفه وغيره قد وثقه فمثل هذا يتوقف في تصحيح حديثه وهو إلى الحسن اقرب

ترجمہ: پس اگر اس قسم کے لوگ کسی شخص کی توثیق کریں تو ان کے قول کو اپنے دانتوں سے چبالو اور ان کی توثیق کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور جب وہ کسی شخص کو ضعیف کہیں تو دیکھ لو کہ آیا باقیوں نے بھی ان کی تضعیف میں ان کا موافقت کی ہے یا نہیں۔ تو اگر ان کی موافقت کی گئی ہے اور ماہرین میں سے کسی نے اسے ثقہ نہیں کہا تو وہ راوی ضعیف ہے۔ اور اگر کسی نے اس کی توثیق کر رکھی ہے تو یہی وہ مقام ہے جہاں محدثین نے کہا ہے کہ جرح قبول نہیں کی جاتی الا یہ کہ مفسر ہو، یعنی مثال کہ طور پر ابن معین کا کسی کو صرف ضعیف کہنا اور ضعف کی وجہ بیان نہ کرنا کافی نہیں ہے۔ اور دوسرے نے اس کی توثیق کی ہے تو اس قسم کے حال میں اس راوی کی تصحیح سے توقف کیا جائے گا اور وہ حسن ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

(ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل للذہبی: ۱/۱۷۲)۔

اس قول کے مطابق کسی متشدد یا متعنت ناقد کے بارے میں اصول یہ ہے کہ اگر باقی محدثین (یعنی جمہور) نے بھی ان کی موافقت کی ہے تو ان کی جرح قبول ہو گی، اور اگر ان کی موافقت کسی نے نہیں کی تو مردود ہو گی۔

امام ابو حنیفہ کے کیس میں حال یہ ہے کہ ان پر کئی محدثین نے جرح کی ہے اور امام بخاری کی موافقت کی ہے جب کہ ان کی حدیث میں ثقاہت پر مشکل ہی کسی محدث کا قول موجود ہے۔ لہٰذا اگر امام بخاری پر یہ جھوٹا الزام تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی امام بخاری کی جرح اپنی جگہ پر صحیح سلامت اور مقلدین کے حملوں سے محفوظ رہتی ہے والحمدللہ۔

امام بخاری کے علاوہ، درج ذیل محدثین نے بھی امام ابو حنیفہ کو روایتِ حدیث میں مجروح کہا ہے:

- عبد الرحمن بن مہدی
- ابراہیم بن اسحاق الحربی
- ابراہیم بن محمد الفزاری
- ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی
- النسائی
- ابو الحسن الدارقطنی
- احمد بن علی الآبار
- احمد بن حنبل
- حسین بن ابراہیم الجورقانی
- ابو حفص ابن شاہین
- عمرو بن علی الفلاس
- عمرو بن الہیثم
- ذہبی
- ابن حبان
- محمد بن سعد
- ابو احمد الحاکم
- مسلم بن الحجاج
- مفضل بن غسان الغلابی
- النضر بن شمیل
- وکیع بن الجراح
- عبد اللہ بن ادریس (الضعفاء الکبیر: 282/4)
- عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی (تاریخ بغداد: 432/13)
- عبد اللہ بن ابی داود السجستانی (الکامل: 2476/7، وتاریخ بغداد: 445/13)
- ابو احمد بن عدی الجرجانی صاحب الکامل
- عبد اللہ بن عون (تاریخ بغداد: 420/13، وتاریخ ابو زرعہ: 505/1)
- عبد اللہ بن المبارک (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، والسنہ لعبد اللہ بن احمد)
- عبد اللہ بن نمیر الہمدانی (تاریخ بغداد)
- ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید المقرئ (الجرح والتعدیل و تاریخ بغداد والکامل والسنہ)
- ابو الفرج ابن الجوزی (الضعفاء المتروکین)
- سفیان الثوری

- ابن عبد البر
- الشافعی
- ابو نعیم الاصبہانی
- ابن تیمیہ وغیرہ
- یحیی بن سعید القطان
- یحیی بن معین
- یعقوب بن شیبہ
- علی المدینی

نوٹ: یہ لسٹ صرف ان لوگوں کی ہے جنہوں نے کسی طرح امام ابو حنیفہ کو حدیث میں مجروح یا ضعیف قرار دیا ہے۔ صرف ان کی فقہ پر کلام کرنے والے کسی شخص کا ذکر نہیں ہے۔

واللہ اعلم